اللہ تعالیٰ سے تعلق بنانے کا آسان کورس قرآن پاک کی روشنی میں

نفسِ امارہ، اللہ تعالیٰ اور انسان دونوں کا دشمن ہے

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

تصنیف

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** قدس سرہ

کے خلیفۂ مجاز

پیر طریقت حضرت مولانا **مُحِبّ اللہ** صاحب مدظلہ العالی

بیشک اللہ تعالیٰ مدد کریگا اسکی جو اللہ (کے دین) کی مدد کریگا۔

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ لورالائی

خادم خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0302-3807299 0333-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

اللہ تعالیٰ سے تعلق بنانے کا آسان کورس قرآن پاک کی روشنی میں

نفسِ امارہ، اللہ تعالیٰ اور انسان دونوں کا دشمن ہے

بعض عصری تعلیم یافتہ لوگوں کی خطرناک ذہنیت

دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ، عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ میں کیا فرق ہے

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

تصنیف بندۂ ناچیز مُحِبُّ اللہ عُفِیَ عنہ

خادم خانقاہ سِراجیہ سعدِیہ نقشبندیہ

اور

مدرسہ عربیّہ سِراجیّہ سعدِیّہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا!

اللہ تعالیٰ سے تعلق بنانے کا آسان کورس قرآن پاک کی روشنی میں

بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کی طرف سے ساری انسانیت کے لیے خیر خواہی کا پیغام

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات دو قسم کی ہیں۔ 1 انسان 2 باقی مخلوقات جو انسان کی نفع رسانی کے لیے ہیں چاہے وہ زمین ہو یا آسمان، سورج ہو یا چاند ستارے یا بادل، دن ہو یا رات، حیوانات ہوں یا نباتات، پانی ہو یا آگ، فصلیں ہوں یا باغات، ماکولات ہوں یا مشروبات وغیرہ وغیرہ ،سارے کے سارے انسان کی نفع رسانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ان دو قسم کی مخلوقات میں سے مقصودِ اصلی، انسان ہے۔دوسری سب مخلوقات انسان کی نفع رسانی کے لیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس مقصد کے لیے پیدا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اور صرف اپنی عبادت اور تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔ قرآنی فیصلہ ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورة الذّٰرِيٰت: آیت 56) **ترجمہ:** اور میں نے جو بنائے جن اور آدمی سو اپنی بندگی کو۔ **یعنی:** میں نے جن وانس کو صرف اور صرف اپنی عبادت اور تعلق کے لیے پیدا کیا ہے۔جب انسان کا تعلق اپنے خالق، مالک، رازق اللہ تعالیٰ سے ہوگیا تو دنیا بھی بن جائے گی ،قبر اور میدان حشر بھی بن جائے گا۔اور لامتناہی جنت بھی مل جائے گی ورنہ دنیا میں بھی مصائب، قبر میں بھی، روز قیامت میں بھی اور پھر جہنم میں عذاب در عذاب ہوگا۔اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے۔آمین

اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بنانے کا کورس کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کورس دے کر بھیجا۔ان دو کورسوں کو چلانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق والے بن

جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے۔ پھر لا متناہی جنت والے بن جائیں گے اور جہنم سے بچ جائیں گے، دنیا بھی کامیاب اور آخرت بھی۔

وہ دوکورس اس آیت مبارکہ میں مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۗ (سورۃ جمعہ: آیت 2)

ترجمہ: وہ ذات جس نے اٹھایا اَن پڑھوں میں ایک رسول، انہی میں سے، پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا ہے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور عقل مندی۔

یعنی: اللہ تعالیٰ نے اَن پڑھ لوگوں میں دو کورس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو فنون / کورس کو ان میں چلایا۔ ایک کا نام ہے **علمِ ظاہری**۔ وہ ہے قرآن پاک زبانی سکھانا، معانی سکھانا اور احادیث مبارکہ سکھانا۔ دوسرے فن / کورس کا نام ہے تزکیہ نفس / **علمِ باطنی**، یعنی نفس امارہ کو ختم کرا کے نفس مطمئنہ بنانا اپنی صحبت اور توجہ و تصرف قلبی سے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان میں نفس امّارہ موجود ہے جس کی علامت یہ ہے کہ گناہ کرنا آسان اور نیکی کرنا مشکل۔ جب تزکیہ نفس ہوگیا تو نفس امارہ ختم ہوجاتا ہے اور نفس مطمئنہ بن جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ گناہ مشکل اور نیکی آسان ہوجاتی ہے جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے اور ایمان لانے سے پہلے نفس امارہ میں مبتلا تھے۔ گناہ اور شرک آسان اور نیکی مشکل تھی ایمان لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تزکیہ سے نفس امارہ ختم ہوا اور نفس مطمئنہ والے بن گئے پھر وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جلیل القدر حضرات بن گئے اور ساری دنیا میں اسلام کا غلبہ اور رونق لے آئے۔ دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اپنی رضامندی اور جنت کا اعلان کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دنیا سے پردہ فرمایا تو انہی دو فنون کو ہمارے درمیان چھوڑا۔

1 پہلا فن کورس علم ظاھری یہ مدارس دینیہ میں علماء کرام سے حاصل ہوتا ہے۔یعنی قرآن پاک زبانی،معانی اوراحادیث مبارکہ کی تعلیم۔

2 دوسرا فن کورس تزکیہ نفس یعنی علم باطنی یہ عمل کا کورس ہے یہ خانقاہوں میں مرشدین کاملین (شرعی پیروں) سے بیعت اور ان کے طریقے کے مطابق ذکرواذکار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

نوٹ نفس کی تین اقسام ہیں:

1 نفسِ امارہ 2 نفسِ لوّامہ 3 نفسِ مطمئنہ

تینوں کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔نفس امارہ کی علامت یہ ہے کہ گناہ آسان، نیکی مشکل۔ نفس لوامہ کی علامت یہ ہے کہ گناہ کرواتا ہے پھر ملامت کرتا ہے۔نفس مطمئنہ کی علامت یہ ہے کہ گناہ مشکل اور نیکی آسان ہوجاتی ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ جس شخص کی کسی مرشد کامل سے بیعت نہیں ہوئی وہ نفس امارہ میں مبتلا ہوتا ہے اس کے لیے گناہ آسان اور نیکی مشکل ہوتی ہے۔جس شخص کی بیعت ہوئی ہے مگر ذکر نہیں کرتا وہ نفس لوامہ والا ہوتا ہے۔نفس اس سے گناہ کرواتا ہے پھر ملامت بھی کرتا ہے۔موت تک یہی کیفیت رہتی ہے۔اورجس شخص کی مرشد کامل سے بیعت ہوئی ہواورمرشد کی ترتیب کے مطابق ذکر بھی کرتا ہے وہ نفس مطمئنہ والا ہوتا ہے۔اس کے لیے گناہ مشکل اور نیکی آسان ہوتی ہے۔ سکرات کے وقت اس نفس مطمئنہ والے کو پانچ خوش خبریاں ملتی ہیں۔قرآن پاک سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفْسُ ٱلْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرْجِعِىٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدْخُلِى فِى عِبَٰدِى ﴿٢٩﴾ وَٱدْخُلِى جَنَّتِى ﴿٣٠﴾ (سورۃ فجر: آیت 27 تا 30)

ترجمہ: اے وہ نفس جس نے چین پکڑلیا، چل اپنے رب کی طرف تواس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر شامل ہو میرے بندوں میں۔داخل ہو میری بہشت میں۔ **یعنی**: سکرات کے وقت نفس مطمئنہ والے کو پانچ خوش خبریاں ملتی ہیں۔

1 اپنے رب کی طرف واپس جا (علیین میں) 2 آپ اللہ تعالیٰ سے راضی

3 اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ۔ 4 نیک لوگوں میں داخل ہوجا۔ 5 جنت میں داخل ہوجا۔(سورۃ فجر کی آخری آیات) ہمیں اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے۔اس سے بڑی کامیابی اور کیا ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ سب کو نصیب فرمائے،آمین۔

قرآن پاک میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے گیارہ قسمیں اٹھا کر سورۃ الشّمس میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا سے لیکر قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ تک دو باتوں پر قسم لی ہے۔

1 جس نے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہے ۔ 2 جس نے نفس کو گندا کیا وہ ناکام ہے ۔ یہ قرآنی فیصلہ ہے۔

نوٹ عالم ہو یا اَن پڑھ، ملک کا حکمران ہو یا عوام، افسر ہو یا ملازم، دینی طالب علم ہو یا سکول کا، مرد ہو یا عورت، مسلم ہو یا کافر، بشرطیکہ ایمان لے آیا ہو سب کے لیے ضروری ہے کہ کسی مرشد کامل (شرعی پیر) سے بیعت کرلے اور اس کی ہدایت کے مطابق ذکر کرے اگرچہ مختصر ذکر کرے۔مرشد کے پاس حاضری مشکل ہو تو بذریعہ فون بیعت کرلے۔اس بیعت کی برکت سے تزکیہ نفس ہوجائے گا۔پھر گناہ مشکل اور نیکی آسان ہوجائے گی پھر اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے تعلق بن جائے گا۔اللہ تعالیٰ جو کہ ہمارا خالق و مالک و رازق ہے وہ ہم سے راضی ہوگا اور ہم اس سے راضی ہوجائیں گے پھر کوئی مصیبت نہیں ہوگی ،کرونا وائرس ہو یا ٹینشن (بے سکونی)، اختلافات ہوں یا مصائب۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جو ہمارے خالق و مالک و رازق ہیں راضی ہوجائیں گے پھر دنیا بھی آباد اور آخرت کی لامتناہی زندگی بھی آباد۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مرشد کامل سے بیعت اور اس کے طریقے کے مطابق ذکر نصیب کرے اور ہمارے نفس امارہ کو نفس مطمئنہ بنادے پھر اس کی برکت سے دنیا و آخرت کا میاب بنادے،آمین،آمین،آمین۔ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ دینی مدارس سے خود علم حاصل کرے یا بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم دلائے اور خانقاہوں سے خود بھی عمل حاصل کرے اور اپنے متعلقین کو وہاں سے عمل والا بنائے اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دے۔اس پیغام کو لوگوں میں خوب پھیلانا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا تعلق نصیب فرمائے،آمین۔

نفس امارہ، اللہ تعالیٰ اور انسان دونوں کا دشمن ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نفسِ امارہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ نفسِ امارہ برائیوں کا انجن ہے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ (سورۃ یوسف: آیت 53)

ترجمہ: میں دعویٰ نہیں کرتا کہ میرا نفس بالکل پاک صاف ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ نفس تو برائی کی تلقین کرتا ہی رہتا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات شریف، دفتر سوم، حصہ ہشتم، مکتوب نمبر 60 میں نفس امارہ کی دشمنی کو خوب واضح کیا ہے، فرمایا ''انسان کی حقیقت اور اسکی ذات عدم ہے جو نفس ناطقہ کی حقیقت ہے ابتداء میں اس نفس کو نفس امارہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ہر انسان لفظ اَنا (میں) بول کر اسی نفس امارہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس انسان کی ذات نفس امارہ ہوئی اور انسان کے باقی تمام لطائف نفس امارہ کے قویٰ و جوارح کی مانند ہوئے۔ چونکہ عدم اپنی ذات کے لحاظ سے شرِ محض ہے اور اچھائی کی بُو تک اس میں نہیں ہے، اس لیے نفس امارہ بھی شرِ محض ہے اور اس میں بھی اچھائی کی کوئی بو نہیں۔ اس نفس امارہ کی شرارت اور جہالت ہی تو ہے کہ وہ کمالاتِ منعکسہ (پیدا شدہ) جو اس کے اندر بطریقِ ظلیت (مثل سایہ) ظاہر ہوتے ہیں اور وہ ان کو اپنی طرف سے سمجھتا ہے اور ان کمالات کو جو اپنی اصل کے ساتھ قائم اور ثابت ہیں، ان کی نسبت اپنے نفس کی طرف کر کے اُن کمالات کی وجہ سے اپنے آپ کو کامل اور اچھائی والا جانتا ہے اور اسی وجہ سے اپنی سرداری کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے آپ کو خداوند جل سلطانہٗ کے ساتھ ان کمالات میں شریک بناتا ہے اور برائی سے بچنے کی طاقت اور اچھا کام کرنے کی قوت کو اپنی ذات سے تصور کرتا ہے اور خود کو

متصرف خیال کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ سب اس کے تابع رہیں اور وہ کسی کا تابع نہ ہو، اور وہ اپنے آپ کو ہی سب سے زیادہ دوست اور عزیز رکھتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنی ذاتی غرض سے دوست رکھتا ہے نہ کہ ان کی بھلائی کے لئے۔ انہی تخیلاتِ فاسدہ کی وجہ سے وہ اپنے مولیٰ جل سلطانہ سے ذاتی عداوت پیدا کرلیتا ہے اور حق تعالیٰ کے نازل شدہ احکام کا معتقد نہیں ہوتا بلکہ اپنی خواہشات کی پیروی کرنا چاہتا اور اپنی خواہشات ہی کی پرستش کرتا ہے۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **عَادِ نَفْسَكَ فَاِنَّهَا اِنْتَصَبَتْ بِمُعَادَاتِیْ ٥**

یعنی: (اے انسان) تو اپنے نفس کو دشمن جان کیونکہ وہ یقیناً میری مخالفت و دشمنی پر کمر باندھے ہوئے کھڑا ہے۔

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنی کمال مہربانی اور رحمت سے انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کو مبعوث فرمایا جو عالم کے لئے رحمت ہیں تاکہ مخلوق کو حق جل سلطانہٗ کی طرف دعوت دیں۔ اور اس دشمن (نفس امارہ) کا کارخانہ تباہ کریں اور اس کی اس کے خالق و مولیٰ کی طرف رہنمائی کریں اور اس جہالت و خباثت سے اس کو باہر نکالیں اور اسکے نقص و شرارت پر اس کو مطلع فرمائیں۔ پھر جو کوئی سعادتِ ازلی رکھتا تھا اس نے بزرگوں یعنی انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو قبول کرلیا اور اپنی جہالت اور خباثت سے باز آ گیا اور نازل شدہ احکام کا تابع و مطیع بن گیا"۔

نوٹ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوبات شریف یہاں ختم ہوتا ہے۔

بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کی خیرخواہانہ اور مفید تجویز

نفس امارہ کی دشمنی سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مرشد کامل سے بیعت کرنے اور اسکے بتائے ہوئے طریقے پر مختصر ذکر کرنے سے نفس امارہ ختم ہوجاتا ہے جو گناہ کا انجن ہے، جس سے گناہ کرنا آسان ہوتا تھا اور نیکی کرنا مشکل ہوتی تھی پھر نفس، مطمئنہ بن جاتا ہے جو نیکیوں کا انجن ہے پھر گناہ کرنا خود بخود مشکل ہوتا ہے اور نیکی کرنا خود بخود آسان ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۃ مائدہ : آیت 35) **ترجمہ:** اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ اور جہاد (مجاہدہ) کرو اُسکی راہ میں تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ **یعنی:** اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ و واسطہ (مرشد کامل) کو تلاش کرو (بیعت کرو) اور مرشد کامل کی بتائی ہوئی ترتیب پر ذکر و مجاہدہ کرتے رہو تاکہ تمہیں کامیابی مل جائے۔ اس سے پتہ چلا کہ بیعت سے نفسِ امارہ کا علاج ہوتا ہے اور نفس امارہ کی سرکشی ختم ہوجاتی ہے پھر انسان کیلئے گناہ کرنا مشکل ہوتا ہے اور نیکی کرنا آسان ہوتی ہے۔ آیت کے عموم اور دلالۃ النص سے حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کامل مراد لیا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے گیارہ قسمیں اٹھا کر سورۃ الشّمس میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا سے لیکر قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ تک دو باتوں پر قسم لی ہے۔

1 جس نے نفس کا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہے۔ 2 جس نے نفس کو گندا کیا وہ ناکام ہے۔

سکرات کے وقت اللہ تعالیٰ اس انسان کو مخاطب فرماتا ہے۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ (سورہ فجر کی آخری آیتیں)

یعنی: پانچ خوشخبریاں اس کو سنائی جاتی ہیں: اے نفس مطمئنہ، انسان

1 اللہ تعالیٰ کی طرف علیین، آسمان میں واپس جا۔

2 آپ اللہ تعالیٰ سے راضی۔

3 اللہ تعالیٰ آپ سے راضی۔

4 اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں داخل ہوجا۔

5 اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہوجا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیعت کی برکت سے یہ پانچ خوشخبریاں سکرات کے وقت سنادیں، آمین۔

بعض عصری تعلیم یافتہ لوگوں کی خطرناک ذہنیت

بعض جدید تعلیم پانے والوں کا کہنا ہے کہ کفار نے جب دین چھوڑا تو وہ ترقی یافتہ ہو گئے۔ مسلمان چونکہ دین کے پابند ہیں اس لئے پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ ہیں۔ کفار نے معاشرہ میں بہت ترقی کی۔ ہوائی جہاز، ریل کار، بڑی بسیں، موٹر کار، الیکٹرونکس، کمپیوٹر، موبائل، اسلحہ کے مختلف ہتھیار بنائے، چاند پر پہنچ گئے وغیرہ، وغیرہ۔

جواب: ترقی اور کامیابی، اسی طرح ترقی یافتہ اور کامیاب کے دو معنی ہیں۔

1 صحیح معنی 2 غلط معنی

ترقی یافتہ کا صحیح معنی ترقی اور کامیابی کا صحیح معنی یہ ہے کہ جو مخلوق جس کام اور جس مقصد کے لئے پیدا ہوئی ہے، اس میں لگی رہے اور وہ مقصد اس سے حاصل ہوتا رہے۔ جو مخلوق ایسی ہو وہی ترقی یافتہ اور کامیاب ہے۔ اور اگر اس کام میں نہیں لگتی اور وہ مقصد اس سے حاصل نہیں ہوتا جس کے لئے وہ پیدا کی گئی تھی تو اس کا نام غیر ترقی یافتہ اور ناکام ہے۔

دنیا میں دو قسم کی مخلوقات ہیں۔ 1 انسان 2 دیگر مخلوقات جو انسان کی نفع رسانی کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ مثلاً سورج یا چاند، بادل یا ہوا، حیوانات ہوں یا نباتات، ماکولات ہوں یا مشروبات وغیرہ۔ یہ سارے کے سارے انسان کی نفع رسانی کے لئے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ان دونوں اقسام میں اصل مخلوق تو انسان ہیں اور دیگر مخلوقات انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں۔

انسان کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں انسان کو دنیا میں لایا ہوں۔ اسے پلٹ کر واپس میرے پاس ہی آنا ہے۔ اس آنے جانے کے درمیانی عرصے میں دنیا میں اس کو جتنی ضروریات درپیش ہیں کھانے پینے کی، دن رات کی، ملبوسات اور رہائش وغیرہ کی، موت تک ساری کی ساری میں نے پیدا کی ہیں صرف اس انسان کے نفع کے لیے۔ اس سے ایک ہی مطالبہ ہے کہ میرے ساتھ تعلق بنا لے۔ یعنی عقیدہ اور عمل میں

جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بتایا ہے اس پر چل پڑے۔ قرآنی فیصلہ ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ **یعنی:** اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ (سورۃ الذّٰریٰت: آیت 56)

انسان کے سوا دیگر مخلوقات کی پیدائش کا مقصد کیا ہے؟ تمام مخلوقات انسان کی نفع رسانی کے لیے پیدا کی گئی ہیں اور جیسا کہ بیان ہوا کہ ترقی اور کامیابی نیز ترقی یافتہ اور کامیاب کا یہی معنی ہے کہ جو مخلوق جس مقصد کے لیے پیدا کی گئی ہے وہ اسی میں لگی رہے تو کامیاب اور ترقی یافتہ ہے مثلاً گائے دودھ دینے کے لیے، مرغی انڈا دینے کے لیے، کتا رات کو چوکیداری کے لیے، بلی چوہے پکڑنے کے لیے، درخت فصل دینے کے لیے، گدھا وزن اٹھانے کے لیے وغیرہ وغیرہ اب جو اپنے کام میں لگا رہے گا وہی کامیاب ٹھہرے گا اور اگر جس کام کے لیے پیدا ہوا تھا وہ کام اس سے نہیں ہوتا تو اس کا نام ناکام اور غیر ترقی یافتہ ہے۔ مثلاً گائے دودھ دے رہی ہے، مرغی انڈا دی رہی ہے، کتا پہرہ دے رہا ہے، درخت پھل دے رہا ہے تو بہت کامیاب اور ترقی یافتہ ہے اور اسے کامیاب کا اعزاز ملتا ہے اور خدمت کی جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ سب اپنا کام چھوڑ دیں تو اعزاز تو درکنار وہی گائے مرغی وغیرہ ذبح کردی جائیں گی۔ اسی طرح کتا، بلی، درخت وغیرہ جب اس مقصد کے نہ رہیں جس کے لیے پیدا کیے گئے تھے تو اُن کا انجام خراب اور درہم برہم ہو جائے گا۔

اسی طرح انسان ہے انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تعلق کے لیے پیدا کیا اور باقی سب مخلوق اس کے نفع کے لیے پیدا فرمائی۔ اب اگر یہ انسان اپنے مقصد تخلیق میں لگا ہوا ہو یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے احکام پر عمل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع وغیرہ، تو یہی انسان ترقی یافتہ اور کامیاب ہے۔ اس کے لیے دنیا میں بھی اطمینان وسکون کے ساتھ معزز زندگی ہوگی اور اس سے بڑھ کر جو اصل مقصود ہے یعنی موت کے بعد کی زندگی، جب اللہ تعالیٰ کی طرف واپسی ہوگی تو اعزاز در اعزاز و اکرام در اکرام کے ساتھ لامتناہی انعامات اس کو ملیں گے۔ قبر بھی جنت کا باغ، میدان حشر بھی آسان، لامتناہی جنت کا تو کیا پوچھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مقصد میں کامیاب بنادیں آمین۔

اوراگر یہی انسان اپنے مقصد تخلیق یعنی جس کے لیے پیدا ہوا تھا اس کام کو پورا نہیں کرتا تو اس کا نام غیر ترقی یافتہ اور ناکام ہے کہ یہ اپنے خالق، مالک، رازق سے باغی وسرکش ہوا اور ڈیوٹی سے نافرمان ہوگیا۔ پس ایسے ناکام کا انجام وہی ہوگا جو مثلاً گائے اگر دودھ دینا بند کر دے، مرغی انڈے نہ دے، کتا چوکیداری چھوڑ دے، گدھا وزن نہ اُٹھائے، درخت فصل نہ دے تو ان کا سب اعزاز وخدمت ایک طرف رکھ کر ذبح کیا جائے گا، چھری کلہاڑی وغیرہ سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا یا کسی طرح سے نیست ونابود کر دیا جائے گا۔ انسان بھی جب نافرمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سخت سزا دیتا ہے آخرت میں تو ضرور ہوگی کبھی کبھار یہ سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ پہلی نافرمان قومیں کچھ پانی میں غرق کی گئیں، بعض زمین میں دھنسا دی گئیں، بعض کو ہوا نے اُٹھا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پٹخ دیا۔ بعض بندر، بعض خنزیر بنادی گئیں۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ اِن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ان کی ہر ضرورت کو پورا کیا، انہیں واپس اللہ کے پاس ہی جانا تھا لیکن انہوں نے اپنے خالق اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیا تھا اور وہ کام نہ کیا جس کے لیے پیدا ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس مقصد کے لیے تخلیق فرمایا اسی کو پورا کرنے کی توفیق، ہمت اور عمل نصیب کرے۔ آمین ترقی یافتہ کا صحیح معنی تو یہی ہے جو مذکور ہوا۔

ترقی یافتہ کا غلط معنی جو عصری تعلیم یافتہ لوگوں نے سمجھ رکھا ہے وہ یہ ہے کہ کفار ترقی یافتہ ہیں کیونکہ انہوں نے معاشرے کی ضروریات اور سہولتوں میں ترقی کر رکھی ہے۔ مثلاً ہوائی جہاز وغیرہ سفر کی مشینیں بنائی ہیں۔ ریڈیو، موبائل، کمپیوٹر وغیرہ بنائے ہیں حتی کہ چاند تک پہنچ گئے وغیرہ وغیرہ اور انہی معاشرتی سہولتوں وغیرہ میں مسلمان پسماندہ اور کفار کے محتاج ہیں اور کفار دین کی پابندی چھوڑ کر ترقی پا گئے ہیں گویا ترقی کا مطلب اور معنی بس یہ ہے کہ معاشرے کی سہولتیں اسی سے پوری ہوں۔ اور سہولتیں کفار کے پاس ہیں تو وہ ترقی یافتہ اور مسلمان کے پاس نہیں ہیں یا کم ہیں تو وہ پس ماندہ۔

اس کا جواب معاشرے کی ضروریات وسہولیات کا پورا ہونا انسانی ترقی کا مدار نہیں۔ کیونکہ بعض ضرورتیں تو ایسی بھی ہیں جو حیوانات سے پوری ہوتی ہیں اور انسان ان ضرورتوں میں ان کے محتاج ہیں تو کیا یہ حیوان اب ترقی یافتہ بن جائیں گے اور انسان ان کے مقابلے میں پس ماندہ کہلائے گا؟ مثلاً مرغی انڈے دے سکتی ہے جو ایک معاشرے کی ضرورت ہے جبکہ انسان انڈے نہیں دے سکتا تو کیا پس ماندہ ہو گیا؟ گائے دودھ دیتی ہے انسان دودھ نہیں دے سکتا، گدھا وزن اُٹھاتا ہے اتنا بوجھ ہم نہیں اٹھا سکتے، درخت پھل میوے دیتا ہے انسان نہیں دے سکتا۔ بلی چوہے پکڑ سکتی ہے انسان نہیں پکڑ سکتا۔ یہ سارے کام معاشرے کی ضرورتیں اور سہولیات ہیں جو ان کم تر مخلوقات سے پوری ہوتی ہیں انسان ان کا محتاج ہوتا ہے اب انسان ان کے مقابلے میں پس ماندہ کہلائے گا اور یہ حیوانات ترقی یافتہ کا لقب پائیں؟ یہ کیا عقل ہے؟

اگر یہ ضابطہ بنا لیا کہ معاشرتی ضروریات میں ترقی پانا ہی ترقی یافتہ ہونے کا مدار اور معیار ہے تو پھر کم تر اور کمزور مخلوق کو ترقی کے مقام پر بٹھانا پڑے گا اور معزز و مکرم مخلوق کا رتبہ کم کرنا ہوگا۔ ملک کے حکمران کی مثال ہی لے لیں کہ دنیا کی نظر میں کتنا معزز ہے لیکن انڈے نہیں دے سکتا نہ دودھ دے سکتا ہے اور نہ چوکیداری وغیرہ کر سکتا ہے تو اب کیا وہ ان حیوانات کے مقابلے میں پس ماندہ ہے جو یہ ضروریات پوری کرتے ہیں؟ دھوبی کپڑے صاف کر سکتا ہے، باورچی سالن پکا سکتا ہے، درزی کپڑے بنا سکتا ہے جبکہ بہت سے معزز لوگ یہ کام نہیں کر سکتے۔ اب کیا یہ پیشہ ور لوگ محض اس وجہ سے کہ معاشرے کی ضرورت پوری کرتے ہیں ترقی یافتہ کہلائیں گے اور باقی سب کو پس ماندہ کہا جائے گا؟ یہ کیسی عقل ہے یہ کیا ذہنیت ہے؟ یہ فیصلہ کیا ہی بے وقوفی کا فیصلہ ہے۔ ترقی یافتہ کا مطلب صرف معاشرتی سہولیات کی ترقی بتانا نہایت غلط معنی ہے۔ ترقی اور کامیابی کا درست معنی وہی ہے جو اوپر ذکر ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ نصیب کرے اور اس کے مطابق عمل کی توفیق دے آمین

دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ، عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ میں کیا فرق ہے

عصری تعلیم یافتہ افراد کو معزز سمجھنا کہ اس تعلیم سے انسان ڈاکٹر بنتا ہے انسانوں کا یا حیوانات کا۔ وکیل، انجینئر یا جہاز کا پائلٹ، کمشنر، ڈی سی، تحصیلدار، پٹواری، کلرک وغیرہ وغیرہ بنتے ہیں۔ ان کو معاشرے کے معزز حضرات سمجھنا اور دینی تعلیم یافتہ کو معاشرے کے کمزور اور پس ماندہ حضرات سمجھنا یہ عقل اور نقل اور حقیقت کے خلاف ہے۔

فرق اول

دنیا کے معاشرے میں تین قسم کی ضروریات ہیں اس سے معاشرہ چلتا ہے وہ ضروریات یہ ہیں

اول قسم کی ضرورت معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھی ہیں بندے کا اس میں کوئی اختیار نہیں۔

دوم قسم کی ضرورت معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو بندے کے اختیار میں ہیں مخصوص لوگوں کے لیے نہیں بلکہ عام معاشرے کے لیے ہیں ساری انسانیت کی ضرورت کے لیے ہیں۔ اور دنیا میں بھی موت کے بعد قبر میں بھی اور آخرت میں بھی کارآمد اور ضروری ہے۔

تیسری قسم کی ضرورت معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو بندہ کے اختیار میں ہیں لیکن مخصوص لوگوں کے لیے ضرورت ہے اور صرف دنیا میں ضرورت ہے۔ موت کے وقت اور موت کے بعد قبر میں میدان حشر میں آخرت میں کوئی ضرورت نہیں۔

اول قسم معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھی ہیں یہ وہی ضروریات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی نفع رسانی کے لیے پیدا کی ہیں بندہ کو اس میں اختیار

نہیں وہ یہ ہیں دن معاش کے لیے رات آرام اور سورج روشنی کے لیے چاند ستارے بارش ہمارے فائدے کے لیے درختوں سے مختلف پھلوں کو فصلوں اور حیوانات سے مختلف قسم کے منافع حاصل کرنا جیسے گائے سے دودھ ،مرغی سے انڈے، گدھے سے وزن اٹھوانا، کتے سے چوکیداری، بلی سے چوہے پکڑوانا اور حلال حیوانات سے گوشت کا نفع حاصل کرنا وغیرہ اور بہت سی موجودات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کی نفع رسانی کے لیے پیدا کی ہیں۔ انسان کے اپنے وجود میں آنکھ دیکھنے ،کان سننے ، زبان بولنے ، پاؤں چلنے اور ہاتھ پکڑنے کے لیے مرحمت فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رزق بھی اپنے اختیار اور مرضی وحکمت کے مطابق دیتا ہے۔ بعض لوگ اونچی اور بڑی ڈگری والے ہوتے ہیں لیکن رزق کا گذارا ہوتا ہے نوکری اور ملازمت نہیں ملتی۔ بعض ان پڑھ ہوتے ہیں لیکن رزق وسعت سے ملتا ہے، ڈگری والا اس کا ملازم ہوتا ہے۔ کبھی بڑے مقام والا اور کروڑ پتی ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مرضی سے اس کو تنگ دست کر دیتا ہے پھر غریب کر دیتا ہے کیونکہ رزق اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی اور مشیت میں رکھا ہے یہ قرآنی فیصلہ ہے۔ یہ نہ چالاکی نہ محنت نہ ڈگری سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ہم معاشرے میں دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خیر وشر اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ لوگوں کے ہاتھ میں نہ خیر ہے نہ شر، انسان نہ اپنے خیر کا مالک ہے اور نہ ہی شر کے دفع کرنے کا مالک ہے۔

دوم قسم معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو بندے کے اختیار میں ہیں، ساری انسانیت کے لیے ضرورت اور مفید اور کارآمد ہیں۔ دنیا میں بھی آخرت میں بھی موت کے وقت موت کے بعد قبر میں میدان حشر میں بھی لامتناہی جنت میں بھی مفید اور کارآمد ہیں۔۔

یہ دینی تعلیم ہے کہ معاشرے میں ساری انسانیت کی ضرورت ہے عوام ہو یا خواص مرد ہو یا خواتین تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ مالدار ہو یا غریب مسلمان ہو یا کافر عہدے دار ہو یا تاجر صحت مند ہو یا بیمار دنیوی معاملات ہوں یا اُخروی یہ سارے کے سارے دینی تعلیم کے محتاج

اور دینی تعلیم یافتہ کے محتاج ہیں یہاں تک کہ ملک کے حکمران کے پاس جو بیوی آتی ہے دینی تعلیم یافتہ عالم کے نکاح کرانے سے بیوی سمجھی جاتی ہے اسی طرح ملک بھر میں جتنے بھی رشتے ہوتے ہیں دینی تعلیم یافتہ کے نکاح کرانے سے ہوتے ہیں۔ جتنے بھی بچے پیدا ہوتے ہیں انہی علما کرام کے نکاح کرانے سے بچے اپنا نسب سمجھتے ہیں ورنہ حرام زادہ سمجھا جاتا ہے۔ یہی دینی تعلیم یافتہ مخلوق کو اپنے خالق اللہ تعالیٰ سے جوڑتے ہیں۔ عقیدے کی رہنمائی جو دین کا اصل ہے یہی دینی تعلیم یافتہ کرا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، روز قیامت، خیر اور شر کی پہچان، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، یہ دینی تعلیم یافتہ بتا سکتے ہیں جیسا کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِكَتِہٖ ---- آخر تک۔ اسی طرح نماز کی تفصیل، زکوۃ، حج، روزہ وغیرہ وغیرہ کی تفصیلی رہنمائی دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ کر سکتے ہیں۔

دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ کی ضرورت موت کے بعد بھی ہے کہ سکرات کے وقت ایمان کس طرح بچ سکتا ہے۔ سکرات کس طرح آسان ہوگا۔ قبر جنت کا باغ کس طرح بنے گی۔ میدان حشر آسان ہونا، عرش کے سایے کا ملنا، نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملنا، نیکی کا پلہ وزنی ہونا، حساب کتاب آسان ہونا، پل صراط پر آسانی سے گزرنا، جنت الفردوس میں داخل ہونا، جہنم سے بچنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کا ملنا یہ سارے کے سارے کام دینی تعلیم سے معلوم ہوتے ہیں اور دینی تعلیم یافتہ کی رہنمائی سے ہوتا ہے۔

نوٹ یہی دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ معاشرے کی ساری انسانیت کی ضرورت ہے نہ صرف مخصوص افراد کے لیے نہ صرف دنیا کے لیے بلکہ موت کے وقت اور موت کے بعد قبر اور میدان حشر لا متناہی زندگی بنانے کے لیے بھی ضروری اور مفید اور کارآمد ہیں۔

تیسری قسم معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو مخصوص لوگوں کے لیے اور مخصوص وقت صرف دنیا میں ضرورت اور مفید اور کارآمد ہیں۔ یہ عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ ہیں جو چند افراد کی

ضرورت ہے ساری انسانیت کی ضرورت نہیں مثلاً ڈاکٹر صرف بیمار انسان یا بیمار حیوان کی ضرورت ہے اور کوئی اس کا محتاج نہیں۔ وکیل صرف جھگڑے والے کی ضرورت، پائلٹ صرف جہاز کی ضرورت ہے، انجینئر صرف تعمیرات کی ضرورت کے لیے سارے معاشرے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی مخصوص وقت کے لیے اور صرف دنیا میں کارآمد ہیں۔ موت کے وقت کے بعد، قبر میں، میدان حشر، پل صراط پر، جنت ملنے میں، جہنم سے چھٹکارے میں کارآمد نہیں اور نہ ہی رہنمائی کر سکتے ہیں صرف دنیا میں ختم ہو جاتے ہے۔

نوٹ دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ اور عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ کے درمیان زمین وآسمان کا فرق واضح ہو گیا۔ اول قسم ساری انسانیت اور دنیا اور آخرت کی ضرورت اور کارآمد دوسری قسم مخصوص افراد اور مخصوص وقت اور صرف دنیا کے لیے ضرورت۔ لہذا عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ کو عزت کی نظر سے دیکھنا دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ کو حقارت کی نظر سے دیکھنا یہ کیا عقل اور کیا انصاف ہے۔ **اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقل اور صحیح سمجھ نصیب کرے آمین**

فرق دوم

دینی تعلیم اور عصری تعلیم کا ماحول

عصری تعلیم کا ماحول بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ بال، ٹائی، وردی، تعلیم، زبان، صورت، سیرت سب انگریزی ہوتی ہے۔ پھر صحیح انسان اور صحابی جیسا کیسے ہوسکتا ہے؟

کالج یونیورسٹی کی مخلوط تعلیم میں جوان مرد جوان عورتیں اکٹھے پڑھتے ہیں۔ بدنظری، بدعملی، نشے اور منشیات میں گرفتاری کا کیا اندازہ ہوگا۔ ان بچوں کو پتہ ہے کہ دین سے نکلنے کا قوی خطرہ ہے بلکہ دہریے ہوجاتے ہیں، یونیورسٹی والے نے مجھے خود بتایا ہے۔ اکبر الہ آبادی کا شعر ہے

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا　　افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

دینی تعلیم کا ماحول بہت مبارک ہوتا ہے۔ مسجد کا ماحول، قرآن پاک، احادیث مبارکہ، دینی تعلیم و تعلم، نماز، تقویٰ، صورت سیرت دین کا ہوتا ہے۔

فرق سوم

دینی تعلیم اور عصری تعلیم کی بنیاد دینی تعلیم کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس پہلی آیت میں فرمایا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ **یعنی:** پڑھو اپنے رب کے نام سے۔ عصری تعلیم کی بنیاد انگریز نے لارڈ میکالے کے ذریعے پرائمری سکول کی شکل میں رکھی جو آج تک چل رہی ہے اور نحوست روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

فرق چہارم

عصری تعلیم سے فارغ ہو کر جب ڈیوٹی پر لگ جاتا ہے تو اکثر دین اور قوم کے رہزن، کفریہ ممالک کے ایجنٹ ہوتے ہیں جیسے آج کل ہم دیکھ رہے ہیں۔ اگر اتنا نہیں ہوتا تو رشوت والے تو اکثر بیشتر ہوتے ہیں۔ اور ان کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ پیسہ مل جائے جہاں سے ملے جائز ہو یا ناجائز یہاں تک کہ جب تک باپ کماتا رہے تو باپ کو باپ سمجھتے ہیں ورنہ باپ کو مزدور جیسا سمجھتے ہیں پھر موت کے وقت بھی باپ کے جنازے میں بھی ڈیوٹی کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکتے۔

دینی تعلیم سے فارغ ہو کر دین کا خادم، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا وارث، قوم کا رہنما مدرسے کا مہتمم، مدرسے میں قرآن پاک احادیث مبارکہ کا معلم، مسجد کا امام، مخلوق اور خالق کے درمیان جوڑنے والا اور محبت ڈالنے والا، انسان کی قبر کو جنت کا باغ بننے کی، میدان حشر آسان کرنے کی اور جنت الفردوس حاصل کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔

بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کی طرف سے ساری امت کو خیر خواہی کا پیغام اور تجویز

مناسب یہ ہے کہ دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ کو عزت کی نظر سے دیکھا جائے اور ان کو معزز اور مکرم سمجھا جائے۔ اور معاشرے کے بڑے مقام اور اونچے درجہ والا سمجھا جائے ہر آدمی

اپنے آپ کو ان کا محتاج سمجھے اور ان کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارثین کی قدر سے دیکھے۔ان کے ساتھ محبت ان کے ساتھ بیٹھنے کو ان کے چہرے کے دیکھنے کو عبادت اور ثواب اور جنت کا واسطہ سمجھا جائے ۔ یہ بڑے لوگ ہیں دنیا اور آخرت میں قیمتی لوگ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے ذریعے ہم سب کی مغفرت فرمائے ۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ ہم کو اپنا تعلق اپنی رضا اور جنت نصیب کرے آمین، اس کے لیے بھی جس نے آمین کہا۔اور بچوں کو دینی تعلیم میں داخلہ دلانا چاہیے تاکہ ہمارے بچے بھی ان کمالات سے باکمال ہو جائیں اور دنیا اور آخرت میں اونچے مقام والے بن جائیں ۔انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث بن جائیں خود بھی اپنے خالق، مالک اور رازق اللہ تعالیٰ سے تعلق والے بن جائیں۔قبر جنت کا باغ، میدان حشر آسان، پل صراط پر گزرنا آسان، لامتناہی جنت والے بن جائیں اور ساری انسانیت کے لیے بھی انہی مقاصد میں کامیابی کا ذریعہ بن جائیں اس سے بڑھ کر اور کیا اعلیٰ مقام ہوگا، اللہ تعالیٰ سب کو نصیب کرے، آمین۔

نوٹ جو لوگ خود دینی تعلیم یافتہ ہیں یا دینی تعلیم میں مصروف ہیں اور اپنے بچوں کو اس میں لگایا ہے اور وہ مدارس میں ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ توفیق دی ہے ۔اور جو لوگ عصری تعلیم میں مصروف ہیں اگر صحیح طریقہ سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور گناہوں میں مبتلا نہیں ہیں تو پھر عصری تعلیم حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ تعلیم معاشرے کی ضرورت ہے اگر چہ مخصوص افراد مخصوص وقت کے لیے ہے۔دینی تعلیم کے برابر حیثیت تو نہیں ہے لیکن یہ شرط ضروری ہے کہ گناہوں سے بچے ورنہ اس تعلیم میں کوئی خیر نہیں شر در شر ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی تعلیم کی شرافت، اعزاز اور قدر نصیب کرے اور ہمیں علماء باعمل اور خدام دین بنائے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے، جنت حاصل کرنے کے لیے، امت کی خیر خواہی کے لیے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وارثت کے لیے، آمین اس کے لیے بھی جس نے آمین کہا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ○ مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج ہے۔ اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً 1 سکون نہ ہونا، پریشان رہنا۔ 2 بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔ 3 رزق کی تنگی ہونا۔ 4 کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔ 5 نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا (مرد ہو یا عورت)۔ 6 قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔ 7 کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔ 8 غصہ کا غلبہ ہونا۔ 9 ماں باپ، بھائی، عزیز واقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔ 10 گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔ 11 دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔ 12 جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔ 13 غلط ماحول سے پریشان ہونا۔ 14 دین میں سکون و نورانیت نہ ہونا۔ 15 شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خودکشی کی طرف طبیعت مائل ہونا............وغیرہ وغیرہ۔ اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ○

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ”نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے“

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ○ ننانونے آفات کیلئے علاج ہے۔ جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ○

پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)

3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 201)۔

گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

4 حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں، ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں۔ ایک تقویٰ اختیار کرو، دوسرا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ کثرت سے (500 مرتبہ) پڑھا کرو۔ انہوں نے دونوں کام شروع کئے۔ وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔ اس طرح تقویٰ اختیار کرنے اور کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ پڑھنے سے یہ دونوں مصیبتیں ختم ہو گئیں۔ (معارف القرآن صفحہ 488 جلد 8)

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ زبان سے دنیا کا بہت ذکر کیا اور دنیا کے کاموں کو بہت وقت دیا ہے اور خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کر لیا۔ آج سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ پڑھنے کے لئے 41 دن تک 24 گھنٹوں میں سے 20، 30 منٹ فارغ کر لیں پھر آپ کو احساس ہوگا کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرتا۔ میں دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا مگر ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھتا تھا۔ میں دنیا کے کاموں کیلئے وقت نکالتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں نکالتا تھا۔ 41 دن کے بعد آپ ذاکر بن جائیں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الاحزاب: آیت 41)

یعنی: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (النسآء: آیت 142)

یعنی: منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔ موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے، آمین۔

پڑھنے کا طریقہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؈ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔ درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا یہ درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ؈ پڑھ لیں۔ یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھ لیں۔ ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔ وضو بھی ضروری نہیں۔ عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کیلئے دعا کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ 41 دن پورے ہونے پر اگر اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ سکون ملا، دین میں ترقی محسوس ہوئی گھر میں اتفاق و محبت پیدا ہوئی، غصہ وغیرہ کم ہو گیا، کاروباری حالات میں ترقی محسوس ہوئی اور مخالفین کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ بھی پیچھے ہو گئے ہیں تو اپنے شرعی پیر سے اجازت لے کر اسے مستقل پڑھیں۔ آپ اسے باآسانی 15 سے 30 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** نور اللہ مرقدہ کندیاں شریف والے کے خلیفہ (حضرت مولانا) **محب اللہ** عفی عنہ لورالائی بلوچستان والے سے موبائل نمبر **0302-3807299 , 0333-3807299** پر اجازت کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کا تعارف

یہ ''مسجد قبا'' اور ''مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ'' کچی اینٹوں سے تیار ہوا ہے۔مسجد کے نیچے دس زیرزمین کمرے ہیں۔مزید 11 زیرزمین کمرے اور 7 بڑے ہال ہیں۔2ہال برائے طلباء،3ہال برائے حفاظ،1ہال برائے طالبات اور ایک ہال مطبخ کے لئے ہے۔مدرسہ میں شعبہ حفظ،شعبہ کتب اور شعبہ بنات ہے۔100 طلباء رہائشی اور 200 غیر رہائشی اور 12 اساتذہ رہائشی ہیں۔500 طالبات غیر رہائشی اور 20 استانیاں غیر رہائشی ہیں۔تعمیرات کا کام جاری ہے۔اس کے علاوہ خانقاہی نظام بھی ہے جس میں کل 15 کمرے ہیں اور ان میں سے کچھ حصے اور بڑی مسجد بھی زیرتعمیر ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہاری زکوۃ،خیرات اور صدقات وغیرہ کا محتاج نہیں ہے بلکہ تم مدارس اور غریبوں کو زکوۃ،صدقات دینے میں محتاج ہو جیسے کہ تم اپنے خالق کو راضی کرنے کے لئے اور اپنی آخرت بنانے کے لئے نماز،روزہ،حج وغیرہ کے محتاج ہو۔مدارس کی خدمت دین کی حفاظت،رضائے الٰہی اور نجات کا ذریعہ ہے۔دین کی حفاظت کے لئے جان،مال،وقت اور ضرورت پڑنے پر سر دینا بھی ضروری ہے۔اسی وجہ سے بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ مدرسہ کی خدمت کرتا ہے اور آپ کو تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔اگر آپ تعاون نہ کریں تب بھی مدرسہ کے انتظامات تو اللہ پاک چلا دیں گے،مگر آپ کا فائدہ ہے کہ آپ اس کام میں حصہ لیں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ عالم بن یا طالب علم بن یا ان کا خادم بن چوتھا نہ بن ہلاک ہو جائیگا۔لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ ماہانہ،سالانہ مقرر کرکے یا بغیر مقرر کئے زکوۃ،صدقات،عطیات اکاونٹ نمبر 145600189169-03 بنام محب اللہ، حبیب بینک لورالائی یا ناظم مدرسہ کے اکاونٹ نمبر 9001-0101160326 بنام خلیل اللہ میزان بینک لورالائی میں جمع کروائیں یا مدرسہ کے پتہ پر منی آرڈر کروائیں یا دوسروں کو ترغیب دیں۔آپ کی رقم کے خرچ کی تفصیل بھی بتائی جاسکتی ہے نیز مدرسہ سرکاری امداد نہیں لیتا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اجر عظیم نصیب فرمائے،آمین۔

ناظم مدرسہ | حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب مدظلہ | رابطہ نمبر
0331-4050636
0314-5000030

خانقاہ ومدرسہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ کی ویب سائٹ کا تعارف

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ اور مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کی ویب سائٹ کا نام www.muhibullah.com ہے۔اس ویب سائٹ پر حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ کے مضامین اور بیانات ہیں۔سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج نہایت مفید اورعوام میں بے حد مقبول ہے۔دعاء حضور القلب،دس اعمال مع صحبت کاملین کی ضرورت، نفس امارہ اور شیطان لعین سے بچنے کا آسان طریقہ، بیعت سے نفس امارہ نفس مطمئنہ بنتا ہے، دین پر چلنا کیوں مشکل ہوگیا،اللہ تعالیٰ سے تعلق بنانے کا آسان کورس،نفس امارہ اللہ تعالیٰ اور انسان دونوں کا دشمن ہے،حلقہ ذکروختمات دنیا اور آخرت کی برکات،شجرہ طیبہ مع 33 آیات مبارکہ،اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا آسان طریقہ،مماتی فتنہ،دس تاثرات اور فتنہ این جی اوز جیسے معلوماتی مضامین سے لوگ پوری دنیا میں استفادہ کررہے ہیں۔دعوت نامہ جس میں قادیانیوں کو قادیانیت سے توبہ کی دعوت، قادیانی نوازوں کو تعاون سے توبہ کی دعوت اور تمام مسلمانوں کو قادیانیت سے بچانے کی دعوت جیسا اہم رسالہ شامل ہے۔

اس سائٹ پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بیسیوں کتب،مکتوبات مجددیہ اور مکتوبات معصومیہ اردو اور فارسی میں دستیاب ہیں۔ذکر اللہ پر خوبصورت مضامین، آپکے مسائل اور انکا حل سے استفادہ کرسکتے ہیں۔اس سائٹ پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں اصلاحی بیانات سنے جاسکتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر 400 کتابیں، 300 رسالے، 500 مضامین اور بڑے حضرات کے سینکڑوں بیانات شامل کئے گئے ہیں۔ فتنہ قادیانیت اور دیگر فتنوں کے متعلق معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔انٹرنیٹ سے منسلک لوگوں سے درخواست ہے کہ خود بھی استفادہ کریں اور اپنے دوست احباب کو بھی استفادہ کی دعوت دیں۔اللہ پاک توفیق عطا فرما کر قبولیت اور رضامندی نصیب فرماوے، آمین۔

حضرت مولانا مُحبُّ اللہ صاحب مدظلہ العالی کے خُلفاءِ کرام

1 حضرت مولانا قاری عبد العزیز صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: 23 رسول پارک شمع روڈ اچھرہ لاہور

رابطہ: 0302-4130963 0333-4791477

2 حضرت حاجی نور محمد صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: اجمل باغ رحیم آباد تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

عارضی پتہ: B266 سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک نمبر 12 گلستان جوہر کراچی

رابطہ: 0332-3385896 0341-2689867

3 حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: ناظم مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ نزد کمشنری لورالائی بلوچستان

نوٹ آپ حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی کے چھوٹے بھائی ہیں

رابطہ: 0331-4050636 0314-5000030

4 حضرت مولانا مُحمد عبد اللہ صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: محلہ عزیز آباد نمبر 2 طوبیٰ مسجد، ملک طارق ڈھوار اسٹریٹ مستونگ

عارضی پتہ: مدرس جامعہ عثمانیہ میجر چوک کراچی روڈ مستونگ بلوچستان

رابطہ: 0313-2507292 0336-8521488

5 حضرت مولانا مُحمد اظہار الحسن صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر 1 جوہر آباد ضلع خوشاب

رابطہ: 0313-5250786 0300-6077954

6 حضرت مولانا نوید احمد صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: جامعہ محمدیہ سیکٹر F-6/4 اسلام آباد

رابطہ: 0333-6788810

حضرت مولانا مُحبُّ اللہ صاحب مدظلہ العالی کے خُلفاءِ کِرام

7 حضرت مولانا جلیل الرّحمان صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: گلی نمبر 1 شوکت حیات کالونی ملٹری فارم روڈ سرگودھا
عارضی پتہ: مدرسہ امام اعظم ابوحنیفہ، بلاک نمبر 29 واٹرسپلائی روڈ سرگودھا
رابطہ: 0334-4000706 0300-6019594

---

9 حضرت مولانا روز الدین صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: ساکن کلی باشی تحصیل میختر ضلع لورالائی
رابطہ: 0334-2325227

---

8 حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: جامعہ مدینۃ العلوم ورانہ ضلع کرک
رابطہ: 0334-9095566

جس کسی نے اس کتاب کوغور سے پڑھنے کے بعد اپنے اندر تبدیلی محسوس کی تو اُسے کتاب دوسرے ساتھی کو دینی چاہیے اور بتانا چاہیے کہ غور سے پڑھ کے واپس کردے، پھر تیسرے ساتھی کو دینی چاہیے۔اس طرح سارے ساتھیوں میں چلاتا رہے تو فائدہ سب کو ہوگا اور ثواب کتاب کے مالک کو ملے گا، ان شاءاللہ تعالیٰ۔اگر کسی کو یہ کتاب چھپوانے کا شوق ہے تو بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ سے مشورہ کرکے چھپوا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ کرے۔

مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو اشعار

چوں تو کردی ذات مرشد را قبول ہم خدا آمد ز ذاتش ہم رسول

جب تو نے مرشد کی ذات کو قبول (بیعت) کرلیا تو اس سے اللہ تعالیٰ بھی مل گیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا او نشیند در حضور اولیاء

جو آدمی خواہش رکھتا ہے اللہ کے ساتھ بیٹھنے کی تو وہ اولیاء کے حضور میں بیٹھ جائے

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک شعر

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء اللہ کے ساتھ ایک گھڑی کی صحبت سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے